لنڈن میں تعمیر مسجد کے متعلق احراری اخبار کی بیہودہ گوئی

عیسائیوں نے دُنیا کے تمام ممالک میں اپنے تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں۔ اور ہر بڑے شہر میں اپنی عبادت گاہیں تعمیر کی ہوئی ہیں، حالانکہ عیسائیت نے ان کے لئے قطعاً یہ فرض مقرر نہیں کیا کہ وہ دُوسری قوموں کو عیسائی بنائیں اور بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا کسی اور کو یسوع مسیح کے گلے میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی جن کا فرض ہے۔ کہ دُنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تعلیم پھیلائیں۔ اور ہر جگہ صداقت اسلام کا جھنڈا گاڑیں۔ یہ حالت ہے۔ کہ دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کا انتظام کرنا تو الگ رہا۔ آج تک دُنیا کے عظیم الشان شہروں میں مسجدیں تعمیر نہیں کر سکے۔ تاکہ جو مسلمان وہاں رہتے ہوں۔ وہ عبادت کر سکیں۔ اس لاپرواہی اور دینِ اسلام سے غفلت کے ذمہ دار عوام سے بڑھ کر علماء پھر امراء اور وہ حکمران ہیں۔ جنہوں نے اس طرف کبھی توجہ ہی نہیں کی لیکن بعض مسلمان کہلانے والوں کی جو اپنے آپ کو تمام مسلمانوں کے نمائندہ اور راہنما قرار دیتے ہیں۔ احسان ناشناسی کی یہ حالت ہے۔ کہ حال میں جب گورنمنٹ برطانیہ نے لنڈن میں اس لئے ایک مسجد تعمیر کرنے کی تجویز کی ہے۔ کہ آج کل مسلمان بہت زیادہ تعداد میں بسلسلہ جنگ لنڈن وارد ہوتے رہتے ہیں۔ ایک جگہ جمع ہو کر عبادت کر سکیں۔ احرار نے اس پر طعن و تشنیع کی بوچھاڑ شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ ان کا آرگن "زمزم" (۱۹ اگست) لکھتا ہے:-

"یہ تو آپ سن چکے ہیں۔ کہ لنڈن میں انگریزیہ کی مہربانی سے ایک اسلامی مرکز بن رہا ہے۔ اس مرکز میں نماز بھی ادا کی جائے گی۔ اس لئے اس کا نام مسجد رکھا گیا ہے۔ نیز اس کو اسلامی تہذیب کا مرکز بھی بنایا جائے گا۔ لہذا اسے اسلامی سنٹر کا نام بھی دیا گیا ہے"

احرار کے نزدیک یہ کیا ہے؟

"زمزم" کہتا ہے:- "دراصل یہ اسلام کی بربادی کا مرکز ہے۔ جس کے پردے میں رائے عامہ کو حسب منشاء گمراہ کیا جا سکتا ہے"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ برطانیہ کی زیرِ نگرانی بنائی ہوئی مسجد "اسلام کی بربادی کا مرکز" بن سکتی ہے۔ تو آج تک مسلمانوں نے خود لنڈن میں اسلام کی اشاعت کا مرکز کب بنوایا۔ اور اپنی عبادت کے لئے کونسی مسجد تعمیر کی۔ جب انہیں آج تک اس کی توفیق نہیں ملی۔ اور نہ آئندہ ملنے کی امید ہے۔ تو حکومت برطانیہ سے اس رنگ کے عطیہ کی تحقیر کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

"زمزم" نے احراری ذہنیت کا مزید اظہار کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ "جو چیز برٹش گورنمنٹ کی نگرانی میں تعمیر ہو۔ اُسے دُنیا کا کوئی مفتی بھی اسلامی مسجد قرار نہیں دے سکتا۔ ہاں اُسے مسجد ضرار کا نام ضرور دیا جا سکتا ہے جس کے متعلق قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ اس کو بنانے والے جھوٹے اور مکار ہیں"

اگر لنڈن میں برٹش گورنمنٹ کی نگرانی میں تعمیر ہونے والی مسجد مسجد نہیں کہلا سکتی۔ تو ہندوستان کے کسی شہر میں تعمیر ہونے والی مسجد کو بھی مسجد نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ یہاں بھی ہر شہر میں برٹش حکومت کے قانون کے ماتحت تعمیر کی اجازت حاصل کرنے کے بعد تعمیر کی جا سکتی ہے۔ اور جہاں حکومت مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہ دے۔ وہاں قطعاً نہیں بنائی جا سکتی۔ پھر کیا ہندوستان کی مساجد کے متعلق بھی احرار کا یہی فتویٰ ہے۔ کہ انہیں اسلامی مساجد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر نہیں۔ تو لنڈن میں مسجد کی تعمیر گورنمنٹ کی نگرانی میں ہونے سے کیوں وہ مسجد نہیں کہلا سکتی۔ اور ایسے موقعہ پر جبکہ حکومت لنڈن کے مرکز میں بہت بڑی رقم خرچ کر کے مسلمانوں کی خاطر مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ یہ کہنا کہ اس کے بنانے والے جھوٹے اور مکار ہیں حد درجے کی احسان فراموشی نہیں تو اور کیا ہے مسلمانوں کو تو چاہیئے۔ کہ احسان مندی سے ان کے سر جھک جائیں۔ کہ آج تک وہ اپنی عبادتگاہ بھی نہ بنا سکے تھے۔ جو حکومت بنا کر دے رہی ہے۔ لیکن احرار اسے بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔

دراصل احرار کو جس بات نے لنڈن کی مسجد کی مخالفت پر آمادہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ آنریبل ہوٹسن سکرٹری مسجد فنڈ نے کسی موقعہ پر مسجد کے متعلق کہدیا ہے۔ کہ "یہ ایسی جگہ ہے۔ جہاں کسی فرقہ اور خیال کے مسلمان پر پابندی عائد نہیں کی جائیگی۔ اور جہاں کوئی نیک سیرت اور نیک عمل مسلمان فرائض امامت انجام دیگا"

اگر لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا۔ کہ وہ احرار کے سپرد کر دی جائے گی۔ اور انہیں اختیار ہوگا۔ کہ جسے چاہیں عبادت کرنے دیں۔ اور جسے چاہیں۔ روک دیں۔

تو احرار اس مسجد کی فضیلتیں بیان کرتے ہوئے نہ تھکتے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ اس مسجد میں عبادت کرنے کے متعلق کسی فرقہ کے مسلمان پر پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔ اس لئے وہ اس مسجد اور اس کے بنانے والوں کے خلاف انتہا درجہ کی بیہودہ سرائی سے کام لے رہے ہیں۔ "احرار" کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی ہے۔ کہ وہاں "قادیانی" بھی داخل ہوسکیں گے۔ اور "زمزم" کو تو یہاں تک ڈر ہے۔ کہ "مفتی صاحبان ہزار کہیں کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ اور وہ سنی مسلمانوں کو نماز نہیں پڑھا سکتے۔" کوئی شنوائی نہ ہوگی۔ اور کسی "قادیانی" کو اس مسجد کا امام مقرر کر دیا جائے گا۔ مگر یاد رہے کہ خدا تعالے کے فضل سے "قادیانی" ہی وہ خوش بخت انسان ہیں جنہیں خدا تعالے نے سب سے پہلے لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کی سعادت بخشی۔ اور اس مسجد کے تعمیر کرنے میں کسی کے ایک حبہ کے بھی احسان مند نہ ہوئے۔ پس احمدی اس بات کے محتاج نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ لنڈن میں کوئی مسجد تعمیر کرے۔ تب وہ فریضہ عبادت ادا کر سکیں۔ ان کو خدا تعالے نے اپنی مسجد عطا کر رکھی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے نزدیک یہ بھی کوئی شرافت نہیں۔ کہ حکومت بہت بڑے اخراجات برداشت کر کے مسلمانوں کے لئے مسجد تعمیر کرے۔ مگر نہ صرف اس کا احسان نہ مانا جائے بلکہ اس کے متعلق نہایت بیہودہ الفاظ استعمال کئے جائیں۔ لنڈن جیسے عظیم الشان اور نہایت وسیع شہر میں جماعت احمدیہ کی مسجد کے بعد حکومت کی طرف سے ایک مسجد کا تعمیر ہونا بہرحال مسلمانوں کے لئے مفید اور فائدہ رساں ہی ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ ڈلہوزی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

۱۴ اگست :۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہل بیت و خدام خیریت سے ہیں۔

۱۵ اگست :۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت آج کچھ ناساز رہی۔ حضور کے اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں ؛

۱۶ اگست :۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ پیچش آج شب کو ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی محمد احمد صاحب کو محلاں والا ضلع امرتسر اور مولوی ابوالعطاء صاحب کو لاہور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کی والدہ صاحبہ کی نعش جو گزشتہ سال اپنے وطن میں فوت ہو گئی تھیں۔ بوجہ موصی ہونے کے آج یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ بلندئ درجات کے لئے دعا کی جائے ؛

نظارت امور عامہ کے دفتری منشی محمد الدین صاحب ۱۶ اگست کو قریباً سوا ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے گاؤں موضع ٹھیکری والا متصل قادیان وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظر صاحب امور عامہ معہ اپنے عملہ کے موضع ٹھیکری والا میں جنازہ میں شریک ہونے کے لئے گئے۔ مرحوم ایک مخلص اور محنتی نوجوان تھا۔ اس کی وفات کا ہمیں افسوس ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے اس کے رشتہ داروں کو صبر کی توفیق دے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ احباب بھی دعائے مغفرت کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا صحیح مفہوم

"خدا کو واحدہ لاشریک سمجھنا اور ایسا مہربان خیال کرنا کہ اس نے نہایت رحم کر کے دنیا کو ضلالت سے چھڑانے کے لئے اپنا رسول بھیجا جس کا نام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یہ ایک ایسا اعتقاد ہے کہ اس پر یقین کرنے سے روح کی تاریکی دور ہوتی ہے۔ اور نفسانیت دور ہو کر اس کی جگہ توحید لے لیتی ہے۔ آخر توحید کا زبردست جوش تمام دل پر محیط ہو کر اسی جہان میں بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ نور کے آنے سے ظلمت قائم نہیں رہ سکتی۔ ایسا ہی جب لا الٰہ الا اللہ کا نورانی پرتو دل پر پڑتا ہے۔ تو نفسانی ظلمت کے جذبات کالعدم ہو جاتے ہیں۔ گناہ کی حقیقت بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ سرکشی کی ملونی سے نفسانی جذبات کا شور و غوغا ہو۔ جس کی متابعت کی حالت میں ایک شخص کا نام گنہگار رکھا جاتا ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ کے جو معنی لغت عرب کے موارد استعمال سے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ لا مطلوب لی ولا محبوب لی ولا معبود لی ولا مطاع لی الا اللہ یعنی بجز اللہ کے اور کوئی میرا مطلوب نہیں۔ اور محبوب نہیں اور معبود نہیں اور مطاع نہیں اب ظاہر ہے کہ یہ معنی گناہ کی حقیقت اور گناہ کے اصل منبع سے بالکل مخالف پڑے ہیں۔ پس جو شخص ان معنی کو خلوص دل کے ساتھ اپنی جان میں جگہ دے گا تو بالضرور مفہوم مخالف اس کے دل سے نکل جائیگا۔ کیونکہ دو ضدیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس جب نفسانی جذبات نکل گئے۔ تو یہی وہ حالت ہے جس کو سچی پاکیزگی اور حقیقی راستبازی کہتے ہیں۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے پر ایمان لانا جو دوسرے جزو کلمہ کا مفہوم ہے۔ اس کی ضرورت یہ ہے کہ تا خدا کے کلام پر بھی ایمان حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ جو شخص یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میں خدا کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے فرمانوں پر ایمان بھی لاوے۔ اور فرمان پر ایمان لانا بجز اس کے ممکن نہیں۔ کہ اس پر ایمان لاوے۔ جس کے ذریعہ سے دنیا میں فرمان آیا۔ پس یہ حقیقت کلمہ کی ہے۔" (نور القرآن حصہ دوم ص ۲۹-۳۰)

ایک فدائے احمدیت کی قابل رشک زندگی

عبد رحمٰن قابل عزت تھی تیری زندگی
رشک کے قابل ہے پیارے تیری اب بھی زندگی

یہ فناؤں کا جہاں تیرے نہ تھا شایان حال
اب جہاں ہے تو۔ وہاں ہے زندگی ہی زندگی

لے لیا آغوش تربت نے تجھے کس پیار سے
ہے زمیں کو فخر دی تجھ کو بہشتی زندگی

تو وطن کو چھوڑ کر جس سرزمیں پر آ رہا
اس نے بخشی تجھ کو اک خوشتر دوامی زندگی

تیرا مدفن مدفن ابرار ہے۔ کچھ کم ہے یہ؟
پہلوئے احمد میں اب گزرے گی تیری زندگی

تیرا شوق علم تیرا ذوق ایماں واہ واہ
وہ ترے اخلاق پاکیزہ وہ سادی زندگی

وہ تری صالح جوانی وہ ترقی علوم
وہ ترا چہرہ شگفتہ اور ہنستی زندگی

ہے مبارک سرزمیں سوماطرہ کی بالیقیں
جاذب رحمت ہے جاوا اور جاوی زندگی

نور ایماں سے منور۔ علم دیں سے بہرہ ور
ہوں یہ سب شرقی جزائر اور انکی زندگی

ہے یہی میری دعا گو ہر خدا سن لے اگر
جگمگائے احمدیت سے یہ فانی زندگی

ظہورِ اسلام سے قبل اہلِ عرب کی حالت

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل دُنیا جن اخلاقی اور روحانی عیُوب سے ملوث تھی۔ ان کا ذکر کرتے ہُوئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی اُس وقت بر اور بحر دونوں میں فساد رونما ہو چکا تھا۔ لغتِ عرب میں فساد کسی چیز کے حدِ اعتدال سے نکل جانے کو کہتے ہیں۔ لیکن عموماً اس کا اطلاق بدکاری کی شدت اور کثرت پر ہوتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے۔ کہ اسلام کا نزول اس زمانہ میں ہُوا جب بر اور بحر دونوں فسادات کی آماجگاہ بن چکے تھے۔ اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور غیر اہل کتاب بھی۔ امیر بھی بگڑ چکے تھے اور غریب بھی۔ عالم بھی بگڑ گئے تھے۔ اور غیر عالم بھی۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں اسی خطۂ زمین کو پیش کیا جاتا ہے جس میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہُوئی ؛

اہلِ عرب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جو بُرائیاں تھیں۔ ان کا ذکر بہت طویل ہے صحبتِ امروزہ میں ہم ان کی زندگی کے صرف اس حصہ پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں جس کا تعلق جنگ کے ساتھ ہے۔ اہلِ عرب جنگجو تھے۔ اور جب دو قبائل میں کسی معمولی سی بات پر لڑائی شروع ہو جاتی۔ تو سالہا سال کشت و خون کا بازار گرم رہتا۔ اور بالعموم جنگ اس وقت ختم ہوتی۔ جب دونوں قبائل میں سے کوئی ایک فنا ہو جاتا۔ اور اس کا کوئی فرد لڑنے کے قابل نہ رہتا۔ ورنہ جب تک ایک لڑنے والا متنفس بھی باقی رہتا۔ لڑائی جاری رہتی پھر یہی بس نہیں۔ لڑائیوں میں وہ انتقام لینے کے لیے وحشیانہ طریق اختیار کرتے۔ کہ آج اُن کا ذکر پڑھ کر بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً اہلِ عرب جنگ میں مقاتلین اور غیر مقاتلین کے درمیان خدا کا کوئی امتیاز نہیں کیا کرتے تھے۔

دشمن قوم کے ہر فرد کو دُشمن سمجھا جاتا۔ اور عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ بیماروں اور زخمیوں تک کو قتل کر دیا جاتا تھا مفتوح قوم کی عورتوں کو بے حرمت کرنا۔ ان کی تحقیر و تذلیل کرنا۔ اور ان کے پردے اُٹھا دینا اسے شعراء جاہلیت بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک عرب شاعر کہتا ہے "بہت سی شریف عورتیں جن کے غیرت مند شوہر ان کی حفاظت کی پوری کوشش کیا کرتے تھے ان کے پازیب میں نے کھول دیئے"!

ایک اور شاعر اپنے قبیلہ کی فتح کا ذکر کرتے ہُوئے کہتا ہے "ہم نے جوشِ انتقام میں حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر ڈالے"!

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ لڑائیوں میں ایک دُوسرے پر کس قدر ظلم روا رکھے جاتے تھے۔ پھر ان کے مظالم کا سلسلہ یہیں تک محدود نہ تھا۔ بلکہ دُشمن کو زندہ پکڑ کر آگ میں جھونک دیا کرتے تھے۔ چنانچہ منذر بن امرء القیس نے جب بنی شیبان پر فتح پائی۔ تو ان کی عورتوں کو اس نے زندہ جلانا شروع کر دیا۔ اور بنی قیس کے ایک شخص نے بمشکل ان کی جان بخشی کرائی۔ وُہ شخص اس پر فخر کرتے ہُوئے کہتا ہے۔ میں نے جنگِ آوارہ میں بنی شیبان کے اسیروں کو چھڑا لیا۔ جبکہ ان کی نوجوان لڑکیاں آگ میں ڈالی جا رہی تھیں۔

عمرو بن منذر نے ایک دفعہ منت مانی۔ کہ وُہ بنی دارم کے سو آدمیوں کو زندہ جلائے گا۔ چنانچہ اس نے ان پر چڑھائی کی۔ اور ننانوے ۹۹ آدمی ہاتھ آئے۔ جنہیں اس نے جلا دیا۔ اب صرف ایک شخص کی کسر باقی تھی۔ اتفاقاً اس وقت کسی اور قبیلہ کا ایک شخص اُدھر سے گزر رہا تھا۔ اس نے گوشت کی بُو سے یہ سمجھا۔ کہ کہیں کھانا پک رہا ہے۔ چنانچہ وُہ آگ کے الاؤ کی طرف اس خیال سے آیا۔ کہ شاید مجھے بھی کھانا مل جائے۔

عمرو نے اسے دیکھا۔ تو اپنی منت پوری کرنے کے لئے اُسے بھی آگ میں جھونک دیا ؛

پھر قیدیوں سے نہایت بدسلوکی کی جاتی۔ اور انہیں تکلیفیں دے دے کر مارا جاتا۔ ایک دفعہ عکل اور عرینہ دو قبیلوں کے آدمی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو پکڑ کر لے گئے۔ اور انہوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے۔ ان کی آنکھیں نکال لیں۔ اور انہیں تپتی ہوئی ریت پر ڈال دیا۔ یہاں تک کہ وُہ پیاس اور تکلیف سے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ امرء القیس کے باپ نے جب بنی اسد پر چڑھائی کی۔ تو ان کے جتنے آدمی قید ہُوئے۔ ان سب کے متعلق اس نے حکم دیا۔ کہ انہیں تلواروں سے نہیں بلکہ ڈنڈوں سے مار مار کر ہلاک کیا جائے جنگِ اوارہ میں بنی شیبان کے جتنے قیدی منذر بن امرء القیس کے ہاتھ آئے۔ ان سب کو اس نے پہاڑ کی چوٹی پر بٹھا کر قتل کرانا شروع کر دیا۔ اور کہا۔ کہ جب تک ان کا خون بہہ کر پہاڑ کی جڑ تک نہ پہنچ جائے گا۔ میں قتل کا سلسلہ بند نہ کروں گا۔ آخر جب مقتولوں کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو گئی۔ تو مجبوراً اس نے منت پوری کرنے کے لئے خون پر پانی ڈلوا دیا۔ اور وُہ بہہ کر پہاڑ کی جڑ تک پہنچ گیا ؛

اسی طرح اہلِ عرب میں یہ بھی دستور تھا۔ کہ وُہ دشمن کو مقابلہ کا موقع دیئے بغیر غفلت کی حالت میں اس پر جا پڑتے یہ بھی دستور تھا۔ کہ دشمن کے سرداروں کو رات کے وقت حالتِ خواب میں قتل کر ڈالتے۔ پھر جوشِ انتقام میں وہ یہاں تک بڑھے ہُوئے تھے۔ کہ مُردہ لاشوں کے ناک کان کاٹ لئے جاتے۔ جنگِ احد میں قریش کی عورتوں نے مسلمان شہداء کے ناک کان کاٹ کر ان کے ہار بنائے تھے

ابوسفیان کی بیوی ہندہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی تھی۔ بنی جدیلہ کا سردار مارا گیا۔ تو ایک شخص نے اس کے دونوں کان کاٹ کر اپنے جوتے میں لگا لئے۔ کبھی کبھی لاشوں کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹا جاتا تھا۔ اور جب اس سے بھی زیادہ دشمنی ہوتی۔ تو قتل کر کے مقتول کی کھوپڑی میں شراب پلائی جاتی تھی۔

اسی طرح انہیں وفائے عہد کا کوئی پاس نہ تھا۔ اور جب بدلہ لینے کا موقعہ مل جاتا۔ تو تمام عہد و پیمان توڑ کر رکھ دیتے ؛

غرض عرب وحشت اور بربریت کی ایک زندہ تصویر تھے۔ اور یہ حالت صرف اہلِ عرب کی ہی نہیں تھی۔ بلکہ تمام دُنیا اسی قسم کے حالات میں سے گذر رہی تھی۔ ایسی ظلمت اور تاریکی کی گھڑیوں میں آفتاب اسلام ظہور پذیر ہُوا۔ اور اس کی کرنوں نے آہستہ آہستہ تمام تاریکیوں کو دُور کر دیا۔ تمام ظلمتوں کو نُور سے بدل دیا۔ اور ظلم اور تعدی کی جگہ امن اور سلامتی نے لے لی۔ جنگیں پھر بھی ہُوئیں۔ لڑائیاں جب بھی ہوتی رہیں۔ مگر اب وہ لڑائیاں تہذیب کے معیار پر لڑی جاتی تھیں۔ اب عہدوں کی پابندی کی جاتی تھی۔ اب لاشوں کی بے حرمتی کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔ اب بے ہُودہ قسمیں کھانے سے روکا جاتا تھا۔ اب ناحق قتل کو گناہ عظیم قرار دیا جاتا تھا اور اب اسیروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا جاتا تھا۔

غرض اسلام نے دُنیا کی حالت کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔ اور صدیوں کے بگڑے ہُوئے لوگوں کو راہِ راست پر قائم کر دیا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

کیا مسلمان عیسائیوں سے چھوت چھات کرتے ہیں؟

مسیحی رسالہ المائدہ بابت ماہ اگست ۱۹۴۱ء میں "اچھوت اور اتحاد" کے عنوان سے ایک شذرہ درج ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔

"احرار نے ہندوؤں کو چیلنج دیا ہے کہ اگر تم مسلمانوں سے چھوت چھات کرنا نہ چھوڑو گے۔ تو ہم بھی تم سے چھوت چھات کریں گے۔ ہم مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ جب تم مسیحیوں سے چھوت کرتے ہو تو خود ہندوؤں سے چھوت کرنے کی شکایت کیوں کرتے ہو؟ فرق اتنا ہے کہ ہندو دو قوموں یعنی مسلمانوں اور مسیحیوں سے چھوت کرتے ہیں۔ مگر تم ایک سے۔"

معاصر المائدہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ یہ محض مغالطہ دہی کی ایک کوشش ہے۔ درنہ بات اس طرح نہیں جس طرح اس نے پیش کی ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے چھوت چھات ایک ایسا طریق عمل ہے۔ جس کے متعلق کوئی شک وشبہ یا غلط فہمی کی گنجائش نہیں۔ ہندو مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ دوسری قوموں سے شدید چھوت چھات کی جائے۔ گویا یہ اس مذہب کا ایک جزو ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہندوؤں کے مختلف عناصر میں بھی چھوت چھات کے جراثیم بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور مختلف طبقات کے درمیان تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کی خلاف ورزی کے لئے ہندو مقننین نے بڑی بڑی سنگین سزائیں تجویز کر رکھی ہیں۔ لیکن اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ اسلام نہ کسی طبقہ کو محض اس کی پیدائشی اور نسلی امتیاز کی وجہ سے افضل و برتر قرار دیتا ہے۔ اور نہ کمتر و ذلیل۔ اور اس وجہ سے اس کی طرف یہ خیال منسوب بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ چھوت چھات کا حامی ہے۔ یا اس نے مسلمانوں کو کسی دوسری قوم سے نفرت کا حکم دیا ہے۔ چھوت چھات کی بنا ہی دراصل نسلی تفاخر اور خاندانی غرور ہے اور اسلام اس چیز کا جانی دشمن ہے کسی خاص قوم یا قبیلہ یا خاص گھرانہ میں پیدا ہونا کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ اسے کوئی خاص حقوق عطا کرسکتا ہے۔ اسلام عزت و اکرام اور فضیلت و برتری کی بناء ذاتی نیکی، شرافت اور بلندیٔ اخلاق پر رکھتا ہے۔ نسلی و خاندانی امتیاز پر نہیں۔ اور جب یہ حالت ہے۔ تو پھر کسی ایسی چیز کو اسلام کی طرف منسوب کرنا جس کی بنیاد ہی نسلی تفاخر اور خاندانی غرور پر ہو خلاف اصول بات ہے چھوت چھات اسلامی تمدن و معاشرت کا کوئی حصہ نہیں ؛

پھر المائدہ کا یہ کہنا کہ مسلمان عیسائیوں سے چھوت چھات کرتے ہیں بالکل خلاف واقعہ ہے۔ مسلمان عیسائیوں سے ہرگز چھوت چھات نہیں کرتے، بلکہ ان کا ذبیحہ حلال جانتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ میل وجول کھانے پینے میں کوئی پابندی ان کے ہاں نہیں۔ معلوم نہیں المائدہ نے یہ کس بناء پر لکھ دیا۔ کہ مسلمان عیسائیوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں میں چوہڑوں اور چماروں سے کسی قدر پرہیز برتا جاتا ہے۔ لیکن اس چیز میں اگر کوئی شدت نظر آتی ہے۔ تو یہ اسلام کی کسی تعلیم کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ہندو ہمسایوں کی نقل ہے۔ اسلام نے کسی قوم سے چھوت چھات کا حکم نہیں دیا۔ البتہ الرجز فاھجر کا حکم قرآن مجید میں ہے۔ لیکن اس کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ گندگی سے پرہیز کیا جائے۔ وہ گندگی خواہ کہیں ہو اس سے اجتناب لازمی ہے اور چونکہ ہندوستان میں ایک طبقہ نے نجاست اور اس کی صفائی کو اپنا مخصوص پیشہ بنا لیا ہے۔ اور اس مناسبت کے لحاظ سے اپنی ایک علیحدہ برادری بنالی۔ اور ایک مستقل تمدن قائم کرلیا۔ اور ہوتے ہوتے اپنا ایک الگ حلقہ قائم کرلیا۔ دوسری قوموں سے الگ تھلگ رہنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی بعض اور بھی گندے کام اختیار کرلئے۔ مثلاً مردار خوری وغیرہ۔ اس لئے مسلمانوں نے بھی ان لوگوں سے قدرے اجتناب اختیار کرلیا۔ لیکن اس کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ تمدنی اور معاشرتی تعلقات قائم نہ رکھے۔ اور آزادانہ میل وجول میں تامل کرنے لگے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انہیں قابل نفرت۔ اور ذلیل سمجھنے لگے۔ اور جس طرح ہندوؤں میں بعض لوگوں کے سایہ تک کو ناپاک سمجھا جاتا ہے۔ مسلمان بھی چوہڑوں وغیرہ کو ایسا ہی سمجھنے لگے۔ اب عام طور پر یہ چوہڑے چمار حلقہ بگوش عیسائیت ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اپنی معاشرت میں بھی تبدیلیاں کر رہے ہیں۔ مردار خوری کو ترک کرتے جارہے ہیں، اور اس لئے مسلمانوں کو بھی ان سے چھوت کے لئے کوئی خاص وجہ نہیں۔ محض گھروں کی صفائی یا کوڑا کرکٹ وغیرہ اٹھانا وجہ چھوت چھات نہیں۔ ہر گھر میں عورتیں اور بچے یہ کام کرتے ہیں۔ اس لئے عیسائیت اختیار کرنیوالے چوہڑے بھی اگر اپنے پیشہ کو جاری رکھتے ہوئے بھی اپنے تمدن میں ذرا تبدیلی پیدا کرلیں۔ اور گندے رہنے کی جو ایک گونہ عادت ان میں پیدا ہوچکی بلکہ انکی زندگی کا جزو بن چکی ہے اسے ترک کرکے اپنے طور زندگی کو اس رنگ میں ڈھال لیں۔ کہ ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا صحت کے اصول کے منافی نہ ہو۔ تو مسلمانوں کو ان کے ساتھ ملنے جلنے میں کوئی عذر نہیں ہوسکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ چوہڑوں وغیرہ سے مسلمانوں کے اجتناب کی ذمہ داری خود ان لوگوں پر ہے جنہوں نے اپنے پیشہ کے ساتھ روش زندگی کو بھی گندا کرلیا۔ اور غلیظ ماحول میں زندگی بسر کرنے لگے۔ اگر یہ لوگ اپنا ماحول تبدیل کرلیں صاف ستھرا رہیں۔ اپنے کام کے بعد اچھی طرح نہا دھو کر

ریویو

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) بابت اگست ۱۹۴۱ء

اگست ۱۹۴۱ء کا ریویو آف ریلیجنز انگریزی قیمتی اور مفید مضامین پر مشتمل ہے حسب معمول ابتدا میں ذکر حبیب کے زیر عنوان ایک مضمون ہے جس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں احادیث نبوی سے انتخاب کردہ چند ایک حدیثوں کا ترجمہ ہے۔ اور دوسرے حصہ میں ملفوظات احمد مرتبہ و شائع کردہ شیخ عبد الحی صاحب آف لاہور کے "ملفوظات احمد" سے چند ملفوظ کا ترجمہ دیا گیا ہے

دوسرا مضمون مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے کے قلم سے ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح کی ایک قسط ہے۔ جو کچھ عرصہ سے اس رسالہ میں شائع ہو رہی ہے۔ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی اشاعت اور اس پر مولویوں کی طرف سے شور و غوغا اور مخالفت۔ اس مخالفت میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی شرکت اور حیثیت وغیرہ پہلوؤں پر حاوی ہے۔ یہ مضمون احباب کے لئے ازدیاد ایمان اور ان کے معلومات میں مفید اضافہ کا موجب ہوگا؛

ایک مضمون چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی مجاہد تحریک جدید کے قلم سے ہے یہ مضمون بھی بہت اچھا ہے۔ اور یقیناً دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ایک مضمون چند نصائح پر مشتمل ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر عورتوں کو فرمائیں۔ ایسے ہی سید فیاض حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا ایک مضمون ہے۔ جس کا موضوع "Contribution of Mohammad to world Civilization" ہے۔ اس مضمون کے بعض پہلوؤں پر سید فیاض حسین صاحب نے نئے رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جن کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں کا ایک مضمون "Indians and the war" پر ہے۔ اس مضمون کی اہمیت موجودہ حالات میں ایسی ظاہر و باہر ہے۔ کہ ہمیں یقین ہے۔ کہ احباب ضرور اسے شوق اور توجہ سے پڑھینگے اور آخر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغی مساعی میں سے چند ایک کا بطور نمونہ انتخاب دیا گیا ہے۔ جو کہ الفضل میں جولائی کے مہینہ میں شائع ہونے والی رپورٹوں سے لیا گیا ہے۔ اس مختصر تبلیغی رپورٹ کے پڑھنے سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا کام دنیا میں کہاں کہاں اور کس کامیابی کے ساتھ کیا جارہا ہے۔

یہ تمام مضامین ایسے ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ احباب ان کو دلچسپی سے پڑھیں گے۔ اس موقعہ پر یہ تحریر کردینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کچھ عرصہ سے ترقی اور اصلاح کی طرف قدم بڑھا رہا ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے لاکھوں کلمہ گو مسلمانوں کی تکفیر کا اعلان

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق غیر مبایعین کی عجیب و غریب پوزیشن

(۱)

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ہمارا مسلک تو بالکل صاف، واضح اور امت اسلامیہ کے اجماعی عقیدے کے مطابق ہے۔ یعنی یہ کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام پر بلا استثنا ایمان لائے۔ جو شخص کسی ایک نبی کو بھی جھٹلاتا ہے وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی چونکہ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول ہیں۔ اس لئے آپ کا انکار کرنے والا بھی شریعت اسلامیہ اور مسلمانوں کے مسلمہ عقیدہ کی رُو سے کافر اور اسلام کے مقدس دائرہ سے خارج ٹھہرتا ہے۔ اس مسئلہ کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے خوب ہی صاف فرمایا ہے۔ آپ اپنے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں:-

"جب کوئی نبی آیا۔ اس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے؟ ایچاپیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالےٰ نے کفر ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے۔ ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہوا۔ اور کوئی سوال اٹھا؟ کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں جواب تم کہتے ہو۔ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں ...... حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری (مسلم) کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے ...... ایسا صاف مسئلہ ہے۔ مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

لیکن افسوس کہ باوجود اتنی وضاحت اور تصریح کے غیر مبایعین گزشتہ ربع صدی سے بدستور اس مسئلہ کے متعلق "ایچاپیچی" کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کو ہمارے اس عقیدہ میں دنیا جہاں کی خرابیاں پنہاں نظر آتی ہیں۔ ان کی ساری طاقتیں اس عقیدے کو خطرناک ثابت کرنے پر مرکوز ہو رہی ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے غیر مبایعین کے استدلال کے کمالات:-

(۱) "آپ کا یہ عقیدہ تو ایسا خطرناک ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ اور دین اسلام کی بنیاد کو متزلزل کر دیتا ہے جب سے اسلام دنیا میں آیا اس کلمہ کا اقرار کر کے لوگ مسلمان ہوتے تھے۔ مگر اب آپ کے نزدیک اس کلمہ کے اقرار سے کوئی کافر مسلمان نہیں ہو سکتا...... پس اپنے اس عقیدۂ تکفیر سے آپ نے کلمہ کو منسوخ کر دیا اور دین اسلام کو چھوڑ کر ایک نیا دین قائم کر لیا۔"

(مولوی محمد علی صاحب کی احباب قادیان سے اپیل)

(۲) "جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اسے کافر کہنے والا دشمن اسلام ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے اسے کافر کہنے والا رسول خدا کا نافرمان ہے۔" (ردتکذیب ص۹)

(۳) "مسلمان کو کافر کہنے سے تو قوم ہی برباد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اتحاد قومی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے تکفیر سب سے بڑا جرم ہے۔ جس کا ایک مسلمان مرتکب ہو سکتا ہے۔"

(ردتکفیر ص۸)

گویا اس عقیدے کی رو سے غیر مبایعین ہمیں (۱) کلمہ طیبہ کو منسوخ کرنے والے۔ (۲) نیا دین قائم کرنے والے۔ (۳) اسلام کے دشمن۔ (۴) رسول خدا کے نافرمان۔ اور ایک نہایت خطرناک بلکہ سب سے بڑے جرم کے مرتکب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لیکن ان تمام الزامات کے جواب میں ہماری طرف سے ایک ہی "گزارش" کافی ہے اور وہ یہ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کو کافر کہنا فی الحقیقت ایسا ہی "خطرناک" جرم ہے۔ تو اس جرم میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی شریک ہیں۔ جنہوں نے واضح الفاظ میں حضور کے منکرین کو کافر قرار دیا۔ اس جرم میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شریک ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو نبی کہا۔ اور اپنے منکرین کو کافر کا خطاب دیا۔ پھر اس جرم میں نعوذ باللہ من ذالک۔ رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے آنے والے مسیح اور مہدی کا نام "نبی اللہ" رکھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس خطرناک جرم میں خود خدا تعالےٰ بھی (نعوذ باللہ) شریک ہے۔ جس نے لا نفرق بین احد من رسلہ فرما کر صاف لفظوں میں تمام اگلے اور پچھلے انبیاء پر ایمان لانے کو فرض قرار دیدیا۔ بتائیے آخر آپ کس کو اس "جرم" سے بچائیں گے؟ پھر غیر مبایعین اپنے آپ کو بھی اس "خطرناک" جرم سے بچا نہیں سکتے ان کے لئے بہت بہتر تھا۔ اگر وہ ہمارے عقیدے کی باریکیاں نکالنے کی بجائے اس مسئلہ کے متعلق خود اپنے مسلک پر غور کرتے جس ذوق و شوق سے غیر مبایعین ہمارے عقیدے کی چھان بین کرتے رہتے ہیں، اگر اس کا عشر عشیر بھی خود اپنے عقیدہ کا تجزیہ کرنے پر صرف فرماتے تو یقیناً انہیں نظر آ جاتا کہ خود ان کا مسلک مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق سراسر متضاد خیالات اور عجیب و غریب پیچیدگیوں میں الجھا ہوا ہے جن کی رو سے علاوہ اور بہت سی مشکلات کے "تکفیر مسلمین" کے اولین مجرم بھی خود ہی ثابت ہو جاتے ہیں۔ میں ایک ایک غیر مبایع سے بصد ادب و احترام عرض کروں گا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل گزارشات پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور فرمائیں:-

اس مسئلہ کے متعلق غیر مبایع دوستوں کا معروف اور مشہور عقیدہ یہ ہے۔

(۱) "ہم ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔" (ٹریکٹ اسلام کا دور جدید)

(۲) "لاہور والے ہر کلمہ گو اہل قبلہ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔" (پیغام ۲۶ مئی ۱۹۴۱ء)

یہ تو ہے وہ معروف عقیدہ جسے غیر مبایعین اصحاب ہر جگہ اور ہر میدان میں بڑے فخر و مباہات کے ساتھ پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن قارئین کرام یہ معلوم کر کے تعجب کریں گے کہ اس کفر و اسلام کے متعلق غیر مبایعین کا ایک اور مخصوص عقیدہ بھی ہے جسے اپنی خاص مصلحتوں اور اپنے "مسلمان بھائیوں" کی ناراضگی کے خوف سے حتی الامکان شائع کرنے

وی پی وصول کر لئے جائیں!

گذشتہ اعلانات کے مطابق ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ الفضل ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے وی پی ارسال کر دیئے گئے جن احباب کی طرف سے چندہ ۱۱ اگست تک وصول ہو چکا ہے۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کے متعلق اطلاع آ چکی ہے۔ ان کے وی پی روک لئے گئے ہیں باقی تمام احباب سے گذارش ہے کہ وہ وی پی وصول فرمالیں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس صورت میں جبکہ نہ بروقت چندہ ادا کیا جائے۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع دی جائے وی پی واپس کر دینا نہایت نامناسب امر ہے جس سے احباب کو حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئیے۔ (مینیجر)

ضرورت رشتہ

ایک احمدی ۲۶ سالہ نوجوان کیلئے جو کہ سرکاری ملازم ہے۔ اور موجودہ تنخواہ مبلغ ۸۰ روپے ماہوار ہے اور آئندہ ترقی کی بہت امید ہے اسکے علاوہ صاحب جائداد بھی ہے پہلی بیوی کے دائم المریض اور ہمیشہ کیلئے بے اولاد ہو جانے کی وجہ سے دوسرے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی تعلیمیافتہ۔ خوبصورت۔ کنواری امور خانہ داری سے واقف ہونی چاہیئے۔ تمام درخواستیں بمعرفت مینیجر اخبار "الفضل" آنی چاہئیں۔

اگر آپ پریشان نہیں ہونا چاہتے (تو)

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچئے پہلی سروس صبح ۴ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے۔ خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی مینیجر کراؤن بس سروس متصل رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

تاجر صاحبان

V وی وکٹری یعنی فتح کا نشان ہے

W ڈبلیو ویگنوں یعنی مال گاڑی کے چھکڑوں کا نشان ہے

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ جلد سے جلد فتح حاصل ہو تو آپ ویگنوں کو جلد سے جلد فارغ کر کے فتح کے حصول میں امداد دیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مولوی محمد علی صاحب کے اقرارات

مولوی محمد علی صاحب رسالہ "ریویو" کی ایڈیٹری کے زمانہ میں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی لکھتے رہے۔ اس کی تفصیل کے لئے رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل ملاحظہ فرمادیں۔ جو رعایتی قیمت یعنی دو روپے فی فائل کے حساب سے آپ ہم سے طلب کر سکتے ہیں۔

ان فائلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ جو اور کسی جگہ ابھی تک نہیں شائع ہوئے۔ اس لئے بھی ان کا مطالعہ ضروری ہے بعض سالوں کے فائلوں کے صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ اور اس کے بعد وہ نایاب ہو جائیں گے۔ اس لئے جلد سے جلد یہ بے بہا خزانہ حاصل کریں قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ مجلد کی قیمت فی فائل اڑھائی روپے ہے۔

مینیجر رسالہ "ریویو" اردو قادیان (پنجاب)

V ملکی بچاؤ کے لئے بچت کیجئے۔ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیئے

بچت کیجئے

طبیہ عجائب گھر کے تیار کردہ لاجواب منجن کی شہرت مندرجہ ذیل کی شہادت سے ظاہر ہے جناب چوہدری سردار خان صاحب ڈی۔ ٹی۔ ایس (بنارس) مونٹ اور راج منصوری لینڈ ۴۱-۳-۱۲ کے خط میں لکھتے ہیں:- "براہ کرم دو ڈبیاں ڈاک منجن بذریعہ وی پی بہت جلد روانہ فرمادیں۔ وہ ختم ہو چکا ہے اور دانتوں کی صفائی کے لئے دشواری ہو رہی ہے۔ اس لئے پہلی فرصت میں توجہ کر کے سیاہ منجن دندان روانہ فرمادیں مشکور رہونگا"۔ یہ منجن دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ مسوڑوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آج کل جنگ کی وجہ سے ولائتی ڈینٹل کریم بہت گراں ہو گئی ہیں لہذا اپنی ملکی اشیاء استعمال کر کے بچت کیجئے جیب فوائد یکساں بلکہ بڑھ کر ہوں۔ تو پھر مہنگی اشیاء خریدنے سے کیا فائدہ۔ ہمارے لاجواب منجن میں الائچی خورد۔ طباشیر مصطگی رومی وغیرہ ایسی قیمتی چیزیں پڑتی ہیں۔ قیمت ۲ اونس کی شیشی ۱۲

طبیہ عجائب گھر قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

زیر دفعات ۵۵ اور ۵۶ انڈین ریلویز ایکٹ IX مجریہ ۱۸۹۰ء اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں روزانہ صبح نو بجے (سوائے تعطیلات کے) نا طلب کردہ سامان۔ پارسلوں اور گم شدہ پارسلوں اور سامان کی نیلامی کی جائے گی۔ یہ اشیاء چھ ماہ یا زائد عرصہ سے موجود ہیں۔

(۱) یکم ستمبر سے ۲ ستمبر ۱۹۴۱ء تک :- سامان کے چالان لاسٹ پراپرٹی آفس گڈس سیکشن متصل ٹرانزٹ شیڈ شالامار روڈ لاہور

(۲) ۳ ستمبر اور مابعد کی تاریخوں میں :- پارسل اور گم شدہ اشیاء لاسٹ پراپرٹی آفس متصل لاہور ریلوے اسٹیشن۔

یہ سامان مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہے :-

نئے اور پرانے کپڑے۔ بستر ے۔ ٹرنک چھتریاں۔ گھڑیاں۔ سائیکل۔ خوردنی اشیاء۔ لوہے کا سامان مثلاً سلاخیں۔ بولٹ۔ خالی ڈرم مشین کے پرزے۔ پائپ۔ زاویہ دار سلاخیں ایم۔ ایس انیگلز۔ باٹ۔ جی۔ آئی۔ پائپ۔ کنڈیاں۔ تار۔ جالی۔ لوہے کی بالٹیاں۔ لکڑی کا سامان مثلاً چار پائیاں۔ کریٹ۔ پائے اور لکڑی کے سلیپر۔ سوختنی لکڑی۔ فہرستیں کتابیں۔ اخبار۔ میگزین۔ مطبوعہ کاغذات۔ کیلنڈر۔ اشتہاری میٹریل۔ پوسٹر۔ کول تار۔ تیل۔ بروزہ۔ ایل ایف آئل۔ گریز۔ کھل۔ کسٹر آئل۔ گھی۔ انجن آئل۔ کیوڑہ کے ڈرم۔ کا پر آئل۔ گڑ۔ مونگی۔ بنولے۔ گیہوں۔ کپاس۔ مونگ پھلی۔ رائی۔ بیج۔ تمباکو۔ بالوں کا تیل۔ مہندی پسی ہوئی۔ سی پیپر۔ گھریلو اشیاء۔ چٹائیاں۔ چمڑا۔ سوڈا۔ شیشے کی چوڑیاں۔ بادام۔ نمک دیسی۔ شراب۔ شیشے کے کور۔ مٹھائی۔ ٹیلیگراف سٹورز۔ خالی بوریاں۔ بوریوں کا ٹاٹ۔ تیلیوں کا سامان۔ شیشے کی چمنیاں۔ سامان بجلی کے اوزار۔ سی۔ پی گڈس۔ جوتے۔ خشک چمڑا۔ زردہ (تمباکو کھانے کا) دوائیاں۔ ہندوستانی شربات۔ کوئلہ۔ دیسی جوتے۔ ٹین۔ سائیکل کا سامان۔ ریت۔ سفید مٹی۔ شیشے کے برتن۔ ٹوکرے جن میں شیشے کی چوڑیاں ہیں۔ خالی بورے۔ کھیل کا سامان۔ فوٹو کا سامان۔ نمونے کے کپڑے۔ خالی ٹین۔ کلاہ۔ چھتریاں۔ برتن۔ خشک شیشہ۔ مہندی۔ خالی ٹرنک۔ کھیس۔ ٹرنک جن میں کپڑے ہیں۔ دغیرہ وغیرہ

فہرست اشیا مالیتی زائد از تیس ۳۰ روپیہ جو ستمبر ۱۹۴۱ء میں فروخت کی جائینگی۔ اگر تقسیم نہ ہوں

انوائس نمبر	تاریخ	سٹیشن سے	سٹیشن تک	تفصیل اشیاء	بھیجنے والے کا نام	جسکے نام بھیجی گئی ہیں
۱	۱۷ ۲/۴۱	سانسری	کانگڑہ منڈی	۷۔ کریٹ جس میں شیشے کی چمنیاں جار اور گلاس ہیں	کے جی۔ ڈبلیو	خود
۶۸۷۳	۴ ۲/۴۱	احمد آباد	امرتسر	ایک گانٹھ سی۔ پی گڈس	تیرتھ رام تلسی رام	〃
۵۰/۳۱۰۶/۱۰	۱۸ ۳/۴۱	جھانسی	لاہور	ایک بیگ ایس۔ سی کتابیں	گلاب چند کپور	〃
۶۵۲/۱۰۹۲	۱۸ ۳/۴۱	کارنک برج	گوجرانوالہ	ایک آئی/بی گانٹھ سی۔ پی گڈس	گوڈر برادرز	〃
۶۳۲/۵۶	۱۸ ۱۱/۴۰	ہرنائی	سکھر	۷۔ گانٹھیں پرانے لوہے کے موٹر کے پرزے۔ ایک بنڈل لوہے کے پرزے	پاگومل	انول مل
۱۰۸۷/۷	۲۶ ۱۲/۴۰	چھ ہرٹہ	لائلپور سی۔ بی۔ اے	ایک ڈرم ایس۔ سی۔ کسٹر آئل	سراجی	خود
۲۴۹/۲۷۱۱۰۰	۲۲ ۲/۴۱	کارنک برج	امرتسر	ایک کیس ایس۔ سی۔ ای ٹمیشن ایک ٹین ایس۔ سی۔ کیسر	آ ہرائے	〃
۵۴۱/۳۴۷۲	۲۸ ۲/۴۱	〃	راولپنڈی	ایک گانٹھ سی۔ پی گڈس	بی۔ ایم جگت	〃
۳	۷ ۹/۴۰	لدھیانہ جانگ پور	جانگ پور لدھیانہ	ایک کیس مشتمل بر ہوزری	لڈ	چیرو ہوزری
۱۶	۱۱ ۱/۴۱	فیروز پور کنٹ	امرتسر	ایک کیس ہیئر آئل	ملھوترہ	انڈین سٹور ورکس
۴۰۸/۹	۲۴ ۱/۴۱	والٹیر	بادامی باغ	تین سو من کوئلہ	محمد گل	ایشر داس
۱۲	۶ ۲/۴۱	بلین گنج	بہاول پور	ایک کیس ایس/سی شوز	—	—
۴۷۸/۳۱	۱۴ ۱۲/۴۰	ڈیرہ غازی خان	کراچی شہر	دو کیس مشتمل بر سامان سائیکل	—	—
۲۵۲/۹	۱ ۱/۴۱	فیروز آباد	پسرور	۲۹ ٹوکرے مشتمل بر شیشے کی چوڑیاں	کدار ناتھ	خود

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سٹاک ہالم ۱۵ اگست مسٹر روز ویلٹ اور مسٹر چرچل کے مشترکہ بیان کے جواب میں برلین کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کسی علاقہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتے۔ کسی ملک کی سرحدات میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتے تو انہوں نے آئس لینڈ اور گرین لینڈ پر قبضہ کیوں کیا ہے۔ عراق اور شام میں اپنے اس دعویٰ کے خلاف کیوں عمل کیا گیا۔ اگر یہ جہازرانی کے حقوق میں مساوات اور خام اشیاء کی برابر تقسیم چاہتے ہیں تو ناکہ بندی کا کیا مطلب ہے چونکہ امریکہ اور برطانیہ دنیا کی اقوام کی آزادی کے ٹھیکیدار بننا چاہتے ہیں۔ اس لئے جرمنی ان کے اس اعلان پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور وہ اس کا جواب میدان جنگ میں اپنے اسلحہ جات کے ساتھ دے گا۔

نیویارک ۱۶ اگست۔ امریکن ریڈیو کا بیان ہے کہ فرانس نے ڈاکر کو جرمنوں کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے بہت سے جرمن انجنیر طیارہ ران اور فضائی مستقروں کے ماہر وہاں پہنچ گئے ہیں

لنڈن ۱۶ اگست۔ کینیڈا کے وزیر مالیات نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کینیڈین گورنمنٹ جنگی اخراجات پر روزانہ چالیس لاکھ ڈالر صرف کر رہی ہے

گورداسپور ۱۶ اگست ضلع ہذا کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے جنگی طیارہ فنڈ میں ستر ہزار روپیہ دیا ہے۔ اب ایک اور طیارہ کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے

جالندھر ۱۶ اگست۔ سردار منگل سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) کو کل ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ان کے گاؤں میں گرفتار کر لیا گیا۔ وہ جالندھر میں ستیہ آگرہ کرنے والے تھے۔

شملہ ۱۶ اگست ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں ایک ترمیم کے ذریعہ حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار حاصل ہوا ہے۔ کہ وہ بوقت ضرورت ایسی عمارتوں پر جن کی ضرورت ملکی حفاظت کے لئے ہو قبضہ کر سکتی ہیں۔ یا ان کے مالکوں کو ان کی شکل تبدیل کرنے کا حکم دے سکتی ہیں۔

کلکتہ ۱۶ اگست صوبہ بنگال کی مردم شماری کے افسر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ اس صوبہ میں مسلمانوں کی آبادی ۵۴ء۸ ہے ہندوؤں کی تعداد کے متعلق بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

دہلی ۱۶ اگست حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے جو دو پیسہ کا سکہ (ادھنی) رائج تھا۔ اسے پھر جاری کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش ہوگا۔

سرگودھا ۱۶ اگست۔ جنم اشٹمی کے جلوس کے سلسلہ میں قانون شکنی کرنے پر اس وقت تک ۷۴ ہندو جن میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ گرفتار کئے جا چکے ہیں ہندوؤں اور سکھوں نے ہڑتال کر رکھی ہے شہر کے اہم حصوں پر پولیس متعین ہے

لنڈن ۱۷ اگست برطانیہ اور روس کی حکومتوں نے پھر ایران میں بہت سے جرمنوں کی موجودگی پر اظہار تشویش کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایرانی گورنمنٹ ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں سکی۔ کہ اتنی زیادہ تعداد میں جرمنوں کی موجودگی ایک ایسا خطرہ ہے جسے فوری طور پر دور کرنا ضروری ہے دونوں حکومتوں نے پھر ایران کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے۔

لنڈن ۱۷ اگست برطانوی ہوائی جہازوں نے کل رات پھر رائن لینڈ اور رور میں دشمن کے مقامات پر دھواں دھار بم برسائے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی ڈسلڈارف اور کولون کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ دن کے وقت ہمارے ہوائی جہازوں نے چینل اور شمالی فرانس کے علاقہ میں دشمن کے ۲۰ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ دشمن نے کل انگلستان پر جو حملہ کیا۔ وہ معمولی تھا۔ جنوب مشرقی علاقہ کے ایک شہر پر کچھ بم گرے۔ بعض جانیں ضائع ہوئیں اور کچھ معمولی نقصان ہوا۔

لنڈن ۱۷ اگست روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یوکرین کے سوا اور کسی جگہ کوئی خاص ادل بدل نہیں ہوا۔ برلین ریڈیو نے مان لیا ہے۔ کہ مارشل بڈنی کی روسی فوجیں کامیابی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ آرکٹک محاذ کا جرمن کمانڈر انچیف میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اگست برطانیہ اور امریکہ نے روس کے ساتھ مل کر کام کرنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق روس کے نیم سرکاری اخبار نے لکھا ہے کہ ہٹلر کے پنجۂ استبداد سے دنیا کو بچانے والے اب ایک دوسرے کے قریب تر ہو رہے ہیں۔ اور اب ان کی گرفت کا حلقہ نازی ڈاکو کی گردن میں تنگ ہوتا جا رہا ہے۔

سائیگان ۱۷ اگست جاپانی فوجوں کا دوسرا جتھہ جنوبی ہند چینی کی چھاؤنیوں میں پہنچ چکا ہے۔ مشرقی ایشیاء کے برطانی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے سیام کے سامنے کوئی مطالبہ پیش نہیں کیا۔ اور نہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مانٹی وڈیو ۱۷ اگست امریکن گورنمنٹ نے پیراگوئے کی حکومت کو ایک کروڑ ستر لاکھ ڈالر قرض دینا منظور کر لیا ہے تا سامان جنگ تیار کر سکے۔

کراچی ۱۷ اگست سندھ میں اس دفعہ چاول کی فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے کیونکہ دریائے سندھ کا پانی جلد اتر گیا گورنمنٹ نے مالیہ میں ایک خاصی رقم معاف کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

جودھپور ۱۷ اگست ریاست جودھپور کے جاگیرداروں نے ایک شکاری جہاز کے لئے پانچ ہزار پونڈ لنڈن بھیجے ہیں۔ اس سے پہلے ریاست ایک بمبار کے لئے دو لاکھ ستر ہزار اور ایک اور جہاز کے لئے ۲ لاکھ روپے لنڈن بھیج چکی ہے۔

لاہور ۱۷ اگست آج یہاں پنجاب مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے مسٹر جناح پر اور پنجاب کے وزیر اعظم کی حیثیت سے سر سکندر حیات خاں کی لیڈری پر اعتماد کا اظہار کیا گیا نیز طے پایا کہ نواب صاحب ممدوٹ اور راجہ غضنفر علی خان صاحب ایک ڈیپوٹیشن کی صورت میں بمبئی جا کر مسٹر جناح سے ملیں اور ان سے عرض کریں۔ کہ نیشنل ڈیفنس کونسل میں وزراء کے شامل ہونے کی کیا وجہ تھی یہ ڈیپوٹیشن مسٹر جناح سے درخواست کرے گا کہ وہ اس نازک موقع میں مسلمانوں کے اتحاد کو قائم رکھیں۔

پونا ۱۷ اگست گورنمنٹ آف انڈیا کے سپلائی ممبر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بمبئی جاتے ہوئے آج پونا پہنچے

شملہ ۱۷ اگست آج صبح کالکا شملہ ریلوے لائن پر سولن کے قریب چٹان کا ایک بڑا ٹکڑا گر پڑا جس کی وجہ سے ٹرینیں شملہ تین گھنٹہ دیر سے پہنچیں

شملہ ۱۷ اگست گورنمنٹ آف انڈیا نے پبلک سے اعلان کیا ہے کہ پرانی دھاتیں اکٹھی کر کے گورنمنٹ کو دینے کی بجائے تاجروں کو دینے میں زیادہ فائدہ رہے گا۔ یہ دھاتیں گولہ بارود بنانے کے کام نہیں آ سکتیں البتہ تاجر انہیں پگھلا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پرانی دھاتوں کو فروخت کرنے سے جو رقم حاصل ہو وہ البتہ جنگی فنڈ میں ادا کی جا سکتی ہے۔

لنڈن ۱۷ اگست امریکہ نے روس کو مدد دینے کا جو وعدہ کیا ہے اسے اب فوری طور پر پورا کرنا شروع کر دیا گیا ہے چنانچہ امریکہ کا ایک تیل لے جانے والا جہاز ۹۶ ہزار گیلن پٹرول لے کر روانہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ اگست آج جرمنی پر انگریزی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا۔ اس کے بعد تیرہ انگریزی ہوائی جہاز اپنے اڈوں پر واپس نہیں آئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی